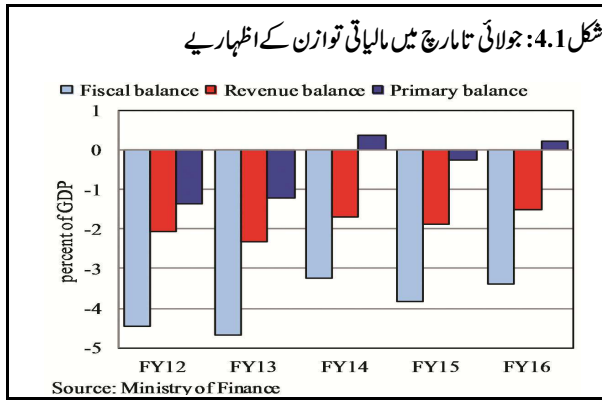


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 عمومی جائزہ



گزشتہ چند برسوں کے دوران مالیاتی توازن کے اظہار یوں میں وسیع تر بہتری حکومت کی جانب سے محصولات جمع کرنے اور اخراجات کے بہتر انتظام کی کوششوں کو ظاہر کرتی ہے (شکل 4.1)۔ مالی سال 16ء میں بھی ایسی ہی صورت حال دیکھنے میں آئی اور جی ڈی پی کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 3.8 فیصد سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 3.4 فیصد پر آ گیا جبکہ محصولاتی توازن اور بنیادی توازن میں بھی رجحان رہا۔

اس مالیاتی یکجائی کا اہم سبب سال کے دوران وقتاً فوقتاً متعارف کرائے جانے والے ٹیکس اقدامات تھے۔ حکومت کی جانب سے سال کی پہلی ششماہی میں کاروں کی صنعت پر اضافی کسٹم ڈیوٹی، کئی صارفی اجزاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی اور سگریٹوں پر اضافی ایف ڈی کا نفاذ کیا گیا۔ تیسری سہ ماہی کے دوران رضا کارانہ ٹیکس عملدرآمد اسکیم (وی ٹی سی ایس) متعارف کرائی گئی تاکہ تاجروں کو ٹیکسوں کے دائرے میں لایا جاسکے؛ کسٹم پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ کیا گیا؛ اور ٹیکس گوشوارے جمع نہ کرانے والوں کے لیے مالی لین دین پر ٹیکس کی شرح بڑھادی گئی۔<sup>1</sup> اگرچہ رضا کارانہ ٹیکس عملدرآمد اسکیم سے قومی خزانے کے لیے مطلوبہ محصولات جمع نہ کیے جاسکے لیکن دیگر ٹیکس اقدامات سے جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران جی ڈی پی میں ٹیکس کا مجموعی تناسب 8.4 فیصد تک لے جانے میں مدد ملی جو ایک سال پہلے 7.5 فیصد تھا۔<sup>2</sup>

1 ٹیکس گوشوارے جمع نہ کرانے والوں کے لیے مالی لین دین پر دوہولڈنگ ٹیکس کی شرح پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 0.3 فیصد سے بڑھا کر مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی میں 0.4 فیصد کر دیا گیا۔ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں اس ٹیکس کو 0.6 فیصد سے کم کر کے 0.3 فیصد کر دیا گیا تھا۔

2 ٹیکس وی ڈی پی کی موجودہ شرح ممکن ہے کہ ٹیکسوں کے ضمن میں اصل کوششوں کی درست عکاسی نہ کر رہی ہو کیونکہ ایف بی آر ٹیکس ری فنڈز کو روک دیتا ہے۔ وفاقی وزیر خزانے نے مالی سال 17ء کے بجٹ کی تقریر میں یقین دہانی کرائی تھی کہ ایسے واجب الادا دعووں کی جلد ادائیگی کر دی جائے گی۔

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ					
ارب روپے					
فیصد نمو	اصل		بجٹ م س 16ء		
	جولائی تا مارچ م س 16ء	جولائی تا مارچ م س 15ء	جولائی تا مارچ م س 16ء	جولائی تا مارچ م س 15ء	س 16ء
الف۔ مجموعی محاصل	4,712.0*	2,682.6	2,961.9	8.3	10.4
ٹیکس محاصل	3,729.5	2,063.2	2,481.0	15.5	20.3
غیر ٹیکس محاصل	958.5	619.5	480.9	-10.4	-22.4
ب۔ مجموعی اخراجات	6,016.6	3,731.6	3,971.3	13.5	6.4
جاری	4,786.1	3,199.1	3,407.0	10.1	6.5
سودی ادائیگیاں	1,279.9	974.5	1,079.4	7.2	10.8
ترقیاتی	1,234.9	579.7	699.4	23.4	20.7
خالص قرض گاری	-4.4	14.3	10.8		
ج۔ شماریاتی فرق	0	-61.4	-145.8		
مالیاتی توازن (الف - ب - ج)	-1,304.7	-1,048.9	-1,009.4		
محصولاتی توازن	-74.1	-516.4	-445.1		
بنیادی توازن	-24.8	-74.4	70.0		
مالکاری	1,304.7	1,048.9	1,009.4		
بیرونی ذرائع	321.7	137.8	222.9		
ملکی ذرائع	982.9	911.1	786.5		
بینک	283.4	469.4	538.0		
غیر بینک	649.5	426.5	248.4		
چمکاری	5	15.2	0.0		
جی ڈی پی کا فیصد					
مجموعی محاصل	15.4	9.8	10.0		
ٹیکس محاصل	12.2	7.5	8.4		
مجموعی اخراجات	19.6	13.6	13.4		
جاری	15.6	11.6	11.5		
ترقیاتی	4.0	2.1	2.4		
مالیاتی توازن	-4.3	-3.8	-3.4		
محصولاتی توازن	-0.2	-1.9	-1.5		
بنیادی توازن	-0.1	-0.3	0.2		
* بشمول گرانٹس					
ماخذ: وزارت خزانہ					

اخراجات کے لحاظ سے حکومت مجموعی اخراجات میں نمو کو معتدل سطح پر رکھنے میں کامیاب رہی اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران سودی ادائیگیوں میں 10.8 فیصد اضافہ ہوا (جو مالی سال 15ء کی اسی مدت میں 7.2 فیصد تھا) تھا۔ دفاعی اخراجات میں معمولی کمی اور صوبائی جاری کھاتوں میں کچھ سست رفتاری کے باعث جاری اخراجات میں نمو کمزور رہی۔ اس کے مقابلے میں ترقیاتی اخراجات میں اسی مدت کے دوران 20.7 فیصد کی صحت مند نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت سے کچھ کم تھی (جدول 4.1)۔<sup>3</sup>

اس مدت کے دوران مالکاری کے آمیزے میں بھی بہتری آئی جس کی وجہ بیرونی مالکاری بڑھنے کے باعث ملکی ذرائع پر دباؤ میں کمی تھی۔<sup>4</sup> ملکی ذرائع میں زیادہ بوجھ بینکاری نظام کو اٹھانا پڑا کیونکہ ملکی مالکاری کا 68.4 فیصد اس ذریعے سے فراہم کیا گیا تھا۔<sup>5</sup>

## 4.2 محاصل

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران مجموعی محاصل 10.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 2,961.9 ارب روپے ہو گئے جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.3 فیصد بڑھے تھے۔ اس بہتری کا اہم سبب ٹیکسوں میں بلند نمو تھی۔ خصوصاً جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں 18.5 فیصد کا بلند اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 12.7 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.2)۔

جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس وصولی							
ارب روپے							
	بجٹ تخمینہ م س 16ء		جولائی تا مارچ		فیصد نمو		جولائی تا مارچ۔ حاصل
	م س 15ء	م س 16ء	م س 15ء	م س 16ء	م س 15ء	م س 16ء	
پلا واسطہ	1,347.9	701.5	809.8	17.1	15.4	67.9	60.1
بالواسطہ	1,755.8	1,073.6	1,293.2	10	20.5	69	73.7
کسٹم	299.1	208.9	277.6	23.4	32.9	68.2	92.8
سیلز ٹیکس	1,250.3	760.3	898.5	6.1	18.2	69.9	71.9
ایف ای ڈی	206.4	104.3	117.1	16.2	12.2	64.3	56.7
کل	3,103.7	1,775.1	2,103.0	12.7	18.5	68.5	67.8

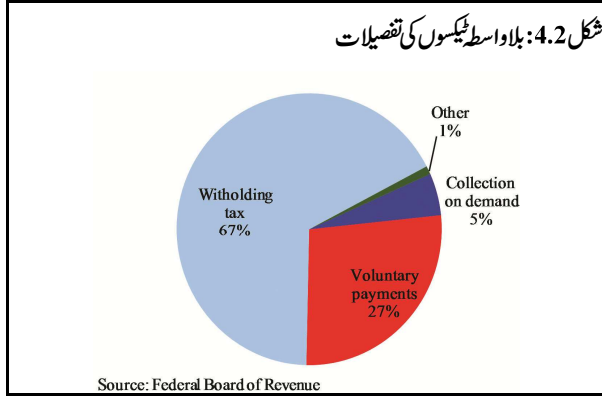
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ٹیکسوں کی بنیاد کو وسیع کرنے کے بھرپور اقدامات اور مزید ٹیکس دہندگان کو ٹیکسوں کے دائرے میں لانے کے لیے ٹیکسوں کی شرحوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں بڑھایا گیا جبکہ عملدرآمد کے اقدامات پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے سے ایف بی آر کو جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران 2,103 ارب روپے (18.5 فیصد زائد) جمع کرنے میں مدد ملی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1,775 ارب روپے (12.7 فیصد

<sup>3</sup> سال کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے لیے مختص رقوم میں سے صرف 50 فیصد کو استعمال کیا گیا۔ ایسا ہی رجحان گزشتہ تین برسوں کے دوران بھی دیکھا گیا لیکن ہر مرتبہ پورے سال کے اخراجات بحالی کے بعد بجٹ میں مختص رقوم کی سطح تک پہنچ گئے تھے۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ مالی سال 12ء سے قبل سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کا تقریباً دو تہائی پہلی تین سہ ماہیوں میں مرکوز تھا۔

<sup>4</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران غالص بیرونی قرض گیری سے بجٹ خسارے کے مجموعی طور پر 22.1 فیصد حصے کی مالکاری کی گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 13.1 فیصد تھی۔

<sup>5</sup> اس کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران بینکاری نظام سے حکومت کی مجموعی ملک قرض گیری کا 51.5 فیصد حاصل کیا گیا تھا۔



زائد) جمع ہوئے تھے۔ مزید برآں، کارپوریٹ شعبے کو فعال علاقائی ٹیکس مراکز سے خدمات لینے اور مزاحمتی اقدامات (جیسے ٹیکس جمع نہ کرانے والوں کے لیے امتیازی ٹیکس کی شرح) جیسی انتظامی کاوشوں سے بھی ٹیکسوں کی نمو بڑھانے میں مدد ملی۔ مزید برآں، رضا کارانہ ٹیکس عملدرآمد اسکیم کے تحت کامیابی کا تناسب توقع سے کافی کم رہا<sup>6</sup>۔

#### بلا واسطہ ٹیکس

ایف بی آر نے جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی مد میں 809.8 ارب روپے جمع کیے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں جمع کیے جانے والے ٹیکسوں سے 108.2 ارب روپے بلند ہے۔ بیشتر وصولی و دیولڈنگ ٹیکسوں (67 فیصد) اور رضا کارانہ ادائیگیوں (27 فیصد) کی مد میں ہوئی (شکل 4.2)۔ دوسری جانب، براہ راست ٹیکس وصولیوں میں طلبی ٹیکس وصولیوں کی شرح تقریباً 5 فیصد کے ارد گرد رہی جو بلا واسطہ ٹیکسوں کو جمع کرنے کی محدود کوششوں کو ظاہر کرتی ہے (شکل 4.2)۔ یہ صورت حال بلا واسطہ ٹیکسوں کی وسعت بڑھانے اور ٹیکس نظام کی کارکردگی بہتر بنانے کی متقاضی ہے۔<sup>7</sup>

#### بالواسطہ ٹیکس

بالواسطہ ٹیکس جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران 20.5 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 1,293.2 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ دسمبر 2015ء میں اعلان کردہ اضافی ٹیکس اقدامات کے نتیجے میں سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹیوں میں خاصی نمو دیکھی گئی۔

بالواسطہ ٹیکسوں میں سیلز ٹیکس کا حصہ 69.5 فیصد اور ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولیوں میں 42.7 فیصد تھا۔ ملکی قابل استعمال اشیا میں جن ذرائع سے زیادہ ٹیکس جمع ہوتا ہے ان میں پیٹرولیم مصنوعات، بجلی و توانائی اور سیمنٹ شامل ہیں۔ درآمدی اشیا سے سیلز ٹیکس وصولی کا بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات، ہوا اور فولاد، اور مشینری اور مشینی آلات سے حاصل ہوا (جدول 4.3)۔<sup>8</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں 32.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 23.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس بلند اضافے کا اہم سبب رعایات کا واپس لینا اور درآمدی اجزا کی ڈیوٹی کی ساخت پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھانا تھا۔ کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کے اہم

6 ایف بی آر کو 31 مارچ 2015ء تک وی بی سی ایس کی مد میں محض 731 ملین روپے کا ٹیکس (7,700 تاجروں سے) حاصل ہوا جبکہ اس کے لیے 100 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

7 ایف بی آر کی کوششوں کے نتیجے میں فعال ٹیکس دہندگان کی تعداد آخر جون 2013ء کے 0.76 ملین سے بڑھ کر موجودہ سطح 1.01 ملین تک پہنچ گئی۔ یہ تعداد ابھی تک برسر روزگار 57.4 ملین کی افرادی قوت کے مقابلے میں کم ہے۔

8 فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے ایس آر او (1) 2016ء میں سیلز ٹیکس پر گرتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے پس منظر میں پہلے سے قابل اطلاق حسب ماییت شرحوں کے بجائے پیٹرولیم پر معین سیلز ٹیکس کی شرح عائد کر دی تھی۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.3: جولائی تا مارچ کے دوران پبلک ٹیکس وصولی			ارب روپے
ارب روپے	م 15ء	م 16ء	
ذرائع میں گائیاں (44.0 ارب روپے)، پیٹرولیم مصنوعات (43.9 ارب روپے) اور فولاد (20.2 ارب روپے) شامل ہیں۔			
جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں 117.1 ارب روپے کے محصولات جمع ہوئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 104.3 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔			
ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ سگریٹ اور مشروبات کی ڈیوٹی کی ساخت پر نظر ثانی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ محاصل میں مزید اضافہ سفری خدمات اور سینٹ کی بہتر فروخت (جس سے تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی کی عکاسی ہوتی ہے، خصوصاً پاک چین اقتصادی راہداری کے تحت) سے حاصل ہوا۔			
ملکی شعبے پر پبلک ٹیکس	165.0	193.5	
پیٹرولیم مصنوعات	17.6	22.9	
برقی توانائی	15.1	19.8	
سینٹ	12.8	15.0	
درآمدی مرحلے پر قدر اضافی ٹیکس (وی اے ٹی)	11.6	12.1	
سگریٹ	137.5	154.9	
دیگر	359.7	418.2	
کل			
درآمدات پر پبلک ٹیکس	116.4	142.8	
پیٹرولیم مصنوعات	29.3	37.9	
لوہا اور فولاد	26.9	34.8	
مشینری و بیگائلی آلات	27.4	31.4	
برقی مشینری	23.9	30.4	
گائیاں (غیر ریلوے)	176.7	203.2	
دیگر	400.7	480.3	
کل	760.3	898.5	
کامل مجموعہ			
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو			

### نان ٹیکس محاصل

مالی سال 16ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران غیر ٹیکس محاصل بمشکل اپنے بجٹ کے سالانہ ہدف کا 50 فیصد حاصل کر سکے۔ مجموعی طور پر قومی خزانے میں نان ٹیکس محاصل کا حصہ 480.9 ارب روپے رہا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 22.4 فیصد کم ہے۔

نان ٹیکس محاصل میں کمی کی کئی وجوہات ہیں: (i) اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی (جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 177.6 ارب روپے پر آگیا جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء میں 222.5 ارب روپے تھا) نرم زری پالیسی کے اثر کو ظاہر کرتی ہے۔ (ii) اس سال اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں کم رقم موصول ہوئیں اور (iii) عالمی منڈیوں میں خام تیل کی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باعث خام تیل کے محصولات (جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 17.4 ارب روپے سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 7.3 ارب روپے پر آگئے) میں کمی واقع ہوگئی (iv) منافع منقسمہ کی وصولی میں کمی (جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 54.8 ارب روپے سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 35.8 ارب روپے پر آگئے) (جدول 4.4)۔<sup>9</sup>

<sup>9</sup> مالی سال 16ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اپریل 2016ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی مد میں 224 ملین ڈالر کی وصولی سے نان ٹیکس محاصل میں بحالی متوقع ہے۔

جدول 4.4: جولائی تا مارچ کے دوران غیر ٹیکس حاصل

ارب روپے	بجٹ م 16ء	اصل	م 15ء	م 16ء
مارک اپ (پی ایس ایڈو دیگر)	69.2	5.1	11.1	
منافع منقسمہ	88.1	54.8	35.8	
اسٹیٹ بینک کا منافع	280.0	222.5	177.6	
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	154.0	154.3	80.6	
تیل و گیس پر رائلٹی	58.6	61.0	46.3	
پاسپورٹ و دیگر فیس	25.0	12.0	8.1	
خام تیل پر برقرار رعایت	21.0	6.7	5.7	
خام تیل پر وڈ فال لیوی	18.0	10.7	1.6	
دیگر	244.6	92.3	114.2	
مجموعی غیر ٹیکس حاصل	958.5	619.5	480.9	

ماخذ: وزارت خزانہ

جدول 4.5: جولائی تا مارچ کے دوران مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے	اصل	فیصد نمو	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء
جاری اخراجات	3,199.1	3,407.0	10.1	6.5		
وفاقی	2,255.8	2,368.9	8.3	5.0		
سودی ادائیگی	974.5	1,079.4	7.2	10.8		
دفاع	485.9	482.9	7.6	-0.6		
نظم و ماموریت	66.4	75.4	10.6	13.5		
دیگر	729.0	731.2	10.1	0.3		
صوبائی	943.2	1,038.0	14.8	10.1		
ترقیاتی اخراجات	579.7	699.4	23.4	20.7		
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	499.4	623.4	27.1	24.8		
وفاقی	207.9	251.3	7.6	20.8		
صوبائی	291.5	372.1	46.0	27.7		
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ فنڈ)	80.2	76.0	4.3	-5.3		
خالص قرض گاری (پی ایس ایڈو)	14.3	10.8	-83.4	-24.4		
مجموعی اخراجات*	3,793.0	4,117.1	9.6	8.5		

\* علاوہ شماریاتی فرق  
ماخذ: وزارت خزانہ

**4.3 اخراجات**  
جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران حکومت (علاوہ شماریاتی فرق) کے مجموعی اخراجات میں 8.5 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 15ء کی اسی مدت میں ہونے والے 9.6 فیصد اضافے سے کم ہے۔ جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں کی شرح نمو میں اعتدال دیکھا گیا (جدول 4.5)۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ سودی ادائیگیوں میں کچھ اضافے کے باوجود جاری اخراجات پر قابو پایا گیا۔<sup>10</sup> دراصل وفاقی حکومت کے غیر سودی اخراجات گزشتہ برس کی سطح پر رہے جس سے حکومت کو مالیاتی صورت حال بہتر بنانے میں مدد ملی۔ مزید برآں، پی ایس ایڈو کو خالص قرض گاری بھی جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران گزشتہ برس کی نسبت پست رہی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 20.7 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ہونے والے 23.4 فیصد اضافے سے ذرا کم تھی۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے لیے مختص مجموعی رقوم میں سے تقریباً 24 فیصد بجلی کے منصوبوں، سڑکوں اور شاہراہوں اور ریلوے کی ترقی کے لیے مختص تھی جبکہ 9 فیصد رقوم عارضی بے گھر افراد کو بسانے اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے غریب افراد کی اعانت کے لیے مختص تھے۔<sup>11</sup>

<sup>10</sup> جاری اخراجات (بجلائی ڈی پی پی فیصد) جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 11.7 فیصد سے گر کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 11.4 فیصد پر آ گئے۔

<sup>11</sup> ماخذ: پی ایس ڈی پی، 2016-03-25 تک اجرا کی صورت حال، وزارت منصوبہ بندی ترقی و اصلاحات۔

#### 4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران صوبوں کے مجموعی محاصل میں 27 فیصد کی صحت مندرجہ ذیل جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.6 فیصد تھی۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں محصولات کو جذب کرنے کی پست سطح کے باعث صوبوں کا مجموعی فاضل بڑھ کر 221.2 ارب روپے ہو گیا (جدول 4.6)۔

جدول 4.6: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں										
ارب روپے										
الف۔ مجموعی محاصل	پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے	
	15ء	16ء	15ء	16ء	15ء	16ء	15ء	16ء	15ء	16ء
ایف۔ ای ڈی محاصل میں حصہ	515.3	595.2	295.5	329.6	180.1	208.4	233.0	250.6	116.6	127.7
صوبائی محاصل	86.8	113.9	72.2	87.3	19.1	23.4	4.0	6.8	231.4	182.1
ٹیکس محاصل	70.0	91.6	65.8	83.0	7.5	9.1	1.8	2.9	186.7	145.2
جائیداد ٹیکس	5.9	2.5	2.0	0.9	0.2	0.1	0.1	0.1	3.5	8.1
خدمات پر جی ایس ٹی	0.0	40.3	0.0	43.5	0.0	5.3	0.0	1.6	90.7	0.0
ایکسائز ڈیوٹی	1.3	1.9	2.7	2.8	0.0	0.0	0.3	0.3	5.0	4.3
اسٹیمپ ڈیوٹی	15.2	18.6	4.4	5.1	0.6	0.6	0.2	0.2	24.5	20.3
موٹر ویکل ٹیکس	7.5	8.9	3.2	4.0	0.8	1.0	0.4	0.4	14.3	11.9
دیگر	40.2	19.4	53.6	26.7	5.9	2.1	0.9	0.4	48.6	100.6
غیر ٹیکس محاصل	16.8	22.3	6.4	4.3	11.6	14.3	2.1	3.9	44.7	36.9
وفاقی قرضے کی منتقلی	24.6	6.0	20.1	13.7	9.2	9.0	17.7	13.3	42.0	71.5
ب۔ مجموعی اخراجات	598.7	706.6	338.5	348.8	201.8	231.5	105.5	132.4	1419.3	1244.4
جاری	449.0	484.4	264.0	283.1	156.7	175.4	83.3	104.3	1047.2	953.0
ترقیاتی	149.7	222.2	74.5	65.6	45.1	56.1	22.2	28.2	372.1	291.5
فرق (الف۔ ب)	28.0	8.5	49.3	81.9	6.6	1.5	32.8	15.4	107.3	116.7
مالکاری *	-78.2	-57.4	-63.0	-91.0	-21.7	-66.2	-31.1	-6.6	-194.0	-221.2

\* مالکاری میں منفی نشان کا مطلب ہے فاضل۔

ماخذ: وزارت خزانہ

مالیاتی عدم مرکزیت کے باعث صوبے ٹیکس پیدا کرنے کے نئے ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دستیاب وسائل کا مؤثر استعمال بھی ان کے لیے خاصا مسئلہ بن چکا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں صوبوں کے مجموعی ترقیاتی اخراجات بڑھ کر 372.1 ارب روپے ہو گئے جبکہ ان کا فاضل ملک کے مالیاتی کھاتے کی ایک اہم خصوصیت بن چکا ہے۔ اس صورت حال میں ضروری ہے کہ صوبوں کے محصولات جمع کرنے اور انہیں استعمال کرنے کی صلاحیت پر توجہ مرکوز کی جائے۔

#### پنجاب

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں پنجاب کا صوبائی فاضل 57.4 ارب روپے رہا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 78.2 ارب روپے تھا۔ جولائی

تین مارچ مالی سال 16ء میں 706.6 ارب روپے کے مجموعی اخراجات میں سے 484.4 ارب روپے (68.5 فیصد) جاری اخراجات پورا کرنے کے لیے استعمال ہوئے۔ یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے 48.4 فیصد اضافہ ہوا۔ مجموعی محاصل 113.9 ارب روپے تھے جس میں سے 91.6 ارب روپے ٹیکسوں اور 22.3 ارب روپے نان ٹیکس محاصل سے ملے۔ ٹیکس محاصل کے اہم ذرائع میں خدمات پر جی ایس ٹی (40.3 ارب روپے)، اسٹیمپ ڈیوٹی (18.6 ارب روپے) اور موٹر وہیل ٹیکس (8.9 ارب روپے) شامل ہیں۔

#### سندھ

سندھ کا مالیاتی فاضل بڑھ کر 91 ارب روپے ہو گیا جو تمام صوبوں میں سب سے زیادہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے لیے وسائل کی منصوبہ بندی اور موثر استعمال اشد ضروری ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران 87.3 ارب روپے کے محاصل جمع ہوئے جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 21 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ ان میں سے بیشتر محصولات ٹیکسوں (83 ارب روپے) کی مدد میں جمع ہوئے جبکہ بقیہ نان ٹیکس ذرائع (4.3 ارب روپے) سے حاصل ہوئے۔ ٹیکس محصولات کے اہم ذرائع میں خدمات پر جی ایس ٹی (43.5 ارب روپے) اور اسٹیمپ ڈیوٹی (5.1 ارب روپے) شامل ہیں۔

سندھ کے اخراجات 348.8 ارب روپے تھے جس میں سے 238.1 ارب روپے (68.3 فیصد) جاری اخراجات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیے گئے۔ صوبے کے ترقیاتی اخراجات گذشتہ برس کے 74.5 ارب روپے سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران 65.6 ارب روپے (12 فیصد کمی) پر آ گئے۔

#### خیبر پختونخوا

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران خیبر پختونخوا کا فاضل کئی (تقریباً تین) گنا بڑھ گیا (جدول 4.6)۔ یہ اضافہ اس کے ترقیاتی اخراجات میں 24.4 فیصد نمو کے باوجود دیکھا گیا ہے۔ محاصل میں 23.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس میں ٹیکس محاصل کا حصہ 9.1 ارب روپے جبکہ نان ٹیکس محاصل نے 14.3 ارب روپے کا اضافہ کیا۔ ٹیکس محاصل میں سے 5.3 ارب روپے خدمات پر جی ایس ٹی اور ایک ارب روپے موٹر وہیل ٹیکس سے حاصل ہوئے۔ آبی بجلی کے منافع سے وصولیوں میں 9.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور اسے نان ٹیکس محاصل کے اہم ذریعے کی حیثیت حاصل رہی۔

#### بلوچستان

بلوچستان کا مالیاتی فاضل جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 31.1 ارب روپے سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 6.6 ارب روپے پر آ گیا اور محاصل و اخراجات دونوں میں خاصی نمود یکھی گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران محاصل تقریباً دو گئے ہو گئے اور ٹیکس محاصل میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 1.1 ارب روپے کی نمو ہوئی جبکہ نان ٹیکس محاصل 1.7 ارب روپے تک بڑھ سکے۔ محاصل کا اہم ذریعہ خدمات (1.6 ارب روپے) پر جی ایس ٹی اور موٹر وہیل ٹیکس (0.4 ارب روپے) رہے۔



## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.7: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ			
ارب روپے			
ہماؤ (جولائی تا مارچ)		حجم	
میں 16ء	میں 15ء	مارچ 16ء	جون 15ء
1,792.4	948.0	19,550.1	17,757.7
1,205.5	1,016.5	13,398.1	12,192.5
586.8	-68.5	6,152.1	5,565.2
415.4	-143.1	5,185.4	4,770.0
166.8	79.8	584.4	417.6
4.7	-5.2	382.3	377.6
یادداشتی اجزا			
سرکاری قرضہ بلحاظ ڈی ڈی پی فیصد			
		66.1	64.6
		64.8	63.2
خزائنہ کی تعریف			
وزارت خزانہ کی تعریف			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

صحت اور سماجی خدمات پر زیادہ توجہ دینے کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر کی ضرورت کے باعث صوبے کے ترقیاتی اخراجات میں جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران 28.1 ارب روپے (27 فیصد تک) کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح جاری اخراجات جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے 83.3 ارب روپے سے بڑھ کر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 104.3 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

### 4.5 سرکاری قرضہ<sup>12</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضوں کا حجم 1.8 ٹریلین روپے

اضافے کے ساتھ آخر مارچ 2016ء میں 19.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.7)۔ تقریباً دو تہائی اضافہ ملکی قرض گیری پر مشتمل تھا جبکہ بیرونی قرضے میں ہونے والا اضافہ مالی سال 2008ء کے بعد سے بلند ترین سطح پر تھا۔ اس کا اہم سبب مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران باز قدر پیمانی کے نقصانات تھے۔ مزید برآں، تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں کی عرصیت کے خاکے میں نمایاں تبدیلی (ٹٹی بلز کے بجائے پی آئی بیز کو ترجیح) دیکھنے میں آئی ہے۔

### ملکی قرضہ

مالیاتی خسارے میں کچھ بہتری کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران ملکی قرضے میں 1.2 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.0 ٹریلین روپے تک بڑھے تھے (جدول 4.8)۔<sup>13</sup> اس میں سے بیشتر اضافہ مالی سال 16ء کی پہلی اور تیسری سہ ماہی میں مرکوز تھا کیونکہ ان سہ ماہیوں میں بیرونی قرضوں کی دستیابی میں کمی آگئی تھی۔<sup>14</sup>

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک کے قرضوں کی واپسی جاری رکھی جس کے لیے فمٹل بینکوں کی قرض گیری کو استعمال کیا گیا۔ جیسا کہ جدول 4.8 میں دکھایا گیا ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں ایم آر ٹی بیز کے واجب الادا حجم میں 219.2 ارب

<sup>12</sup> عام طور پر سرکاری قرضوں (علاوہ اسٹیٹ بینک کے پاس آئی ایم ایف کے قرضے) میں تبدیلیوں کو ایک مقررہ مدت کے بجٹ خسارے کے حجم کے مساوی ہونا چاہیے؛ تاہم، ایسا دیکھنے میں نہیں آیا جس کی وجہ ہو: (i) شرح مبادلہ میں تبدیلی بیرونی قرضے کی پاکستانی روپے یا امریکی ڈالر کی قدر پر اثر ڈال سکتی ہے، خسارے کی بیرونی مالکاری پر کسی بھی قسم کے مضمرات کے بغیر (جیسے کرنسی میں حرکت پذیری سے مئی 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایک ارب ڈالر کے باز قدر پیمانی نقصانات ہوئے تھے) اور (ii) حکومتی امانتوں میں تبدیلیاں ملکی ذرائع سے حکومتی قرض کو براہ راست متاثر کرتی ہیں، ملکی قرضوں پر کوئی اثر ڈالے بغیر (جیسے جولائی تا مارچ مئی 16ء کے دوران امانتوں میں 427.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا)۔

<sup>13</sup> ملکی قرضے آخر مارچ 2016ء تک بڑھ کر 13.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے جو کہ جولائی تا مارچ 2016ء کے دوران 9.9 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

<sup>14</sup> مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے 147.9 ارب روپے کے مقابلے میں مجموعی طور پر مالیاتی خسارے کی بیرونی مالکاری پہلی اور تیسری سہ ماہی میں 175 ارب روپے رہی۔

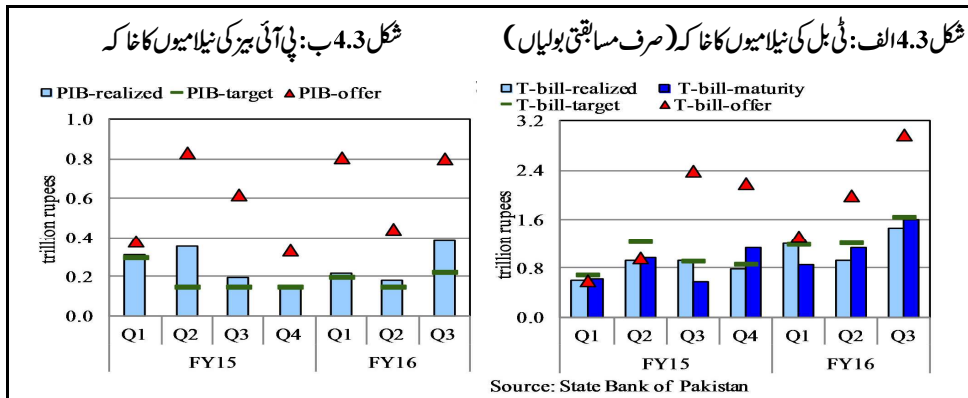
جدول 4.8: حکومت کے کل قرض میں مطلق تبدیلی (جولائی تا مارچ)		
ارب روپے		
م 16ء	م 15ء	
1,205.5	1,016.5	حکومت کا کل قرض
754.2	829.5	مستقل قرضہ
		جس میں
619.6	779.7	پی آئی بی
37.6	0.0	اجارہ
94.1	49.8	پرائز بانڈ
354.9	-33.1	رواں قرضہ
		جس میں
540.6	571.6	ایم آئی بیز
-219.2	-604.7	ایم آر ٹی بیز
212.6	0.0	بیج موصول
-179.1	0.0	یکشت فروخت
96.2	219.9	غیر فنڈ قرضہ *
0.1	0.1	بیرونی کرنسی قرضے

\* غیر فنڈ قرضے میں زیادہ تر قومی بچت اسکیمیں شامل ہیں۔  
ماخذ: بینک دولت پاکستان

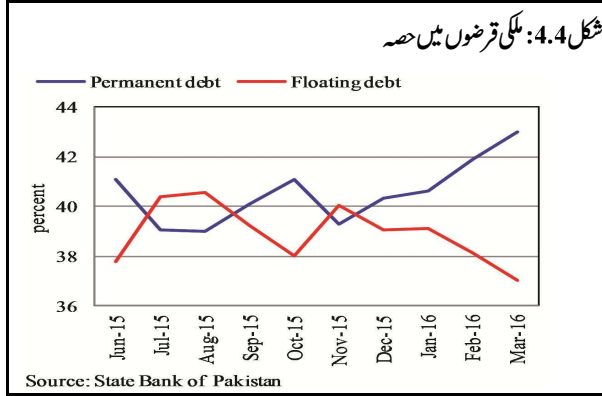
روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 604.7 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ رقوم کی واپسی نے حکومت کو اس قابل بنادیا کہ وہ نہ صرف اسٹیٹ بینک سے اپنے قرضوں کو آئی ایم ایف سے طے شدہ آخر مارچ کی سطح سے بھی کم کر دے بلکہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت قرض گیری کی صفر حد کے حصول میں بھی مدد ملی۔<sup>15</sup>

گزشتہ برس کی طرح کمرشل بینکوں نے اس مدت کے دوران خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری جاری رکھی۔ مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران حکومتی تمسکات میں سب سے زیادہ پرکشش تمسک ٹی بلز تھے۔ مثلاً سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں نے ٹی بلز میں بھاری رقوم کی پیشکشیں (پی آئی بیز کے مقابلے میں تقریباً چار گنا)

دیں۔ تاہم ٹی بل نیلامیوں میں قبول کردہ رقم عرصیت اور سہ ماہی کے مقررہ ہدف دونوں سے کم تھی (شکل 4.3 الف)۔ اس کے مقابلے میں حکومت نے مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز کے لیے مقررہ عرصیت اور پیشگی نیلامی کے ہدف سے خاصی زیادہ رقوم قبول کی تھیں (شکل 4.3 ب)۔



<sup>15</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں ایم آر ٹی بیز کی واپسی گزشتہ برس واپسی کی سطح کے تقریباً تین تہائی تھی۔ اصل میں آخر مارچ 2016ء کے لیے اسٹیٹ بینک سے خالص میزانی قرض گیری (حجم) کے لیے آئی ایم ایف کا علاقائی ہدف اسے آخر ستمبر 2015ء کی سطح پر رکھنا تھا۔ چونکہ ملک پہلے ہی اس ہدف کو پورا کر چکا تھا اس لیے اس مدت کے دوران ایم آر ٹی بیز کو واپس کرنے کی ضرورت کم ہو گئی تھی۔



جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران پی آئی بی کے ذریعے مجموعی قرض گیری کا تقریباً 60 فیصد جمع کیا گیا۔ مزید برآں، حکومت مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران منعقد ہونے والی اجارہ صکوک کی دو نیلامیوں میں 153.6 ارب روپے جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ اس صورت حال میں مستقل قرضوں کا حصہ آخر مارچ 2016ء میں بڑھ کر 43.0 فیصد ہو گیا جو دسمبر 2015ء میں 40.4 فیصد تھا (شکل 4.4)۔ ان تبدیلیوں سے حکومت کو ملکی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو بہتر بنانے میں مدد ملی اور اجرائے ثانی اور قیمتوں کے از سر نو تعین کے خطرات کم ہو گئے۔<sup>16</sup>

#### غیر فنڈ قرضے

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں 96.3 ارب روپے کی خالص رقوم آئیں جو گزشتہ برس ہونے والے اضافے کا تقریباً نصف ہے (جدول 4.9)۔ کم سرمایہ کاری کا اہم عامل پالیسی ریٹ میں کٹوتیوں کے بعد منافع کی شرحوں میں مسلسل کمی تھی۔<sup>17</sup>

قومی بچت اسکیموں کے اجزائے ترکیبی سے نشاندہی ہوتی ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران سب سے زیادہ اسپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس اور ریگولر انکم سرٹیفکیٹس متاثر ہوئے۔ قومی بچت کی دیگر اسکیموں میں بہیوڈ سیونگز سرٹیفکیٹس کی صورت حال بہتر تھی اور زیر جائزہ مدت کے دوران اس میں 153.8 ارب روپے کی خالص رقوم موصول ہوئیں۔<sup>18</sup>

<sup>16</sup> وسط مدتی قرضہ جاتی حکمت عملی 2015/16 تا 2018/19 کے دوران حکومت نے وسط تا طویل مدتی تمسکات کے ذریعے زیادہ قرض گیری کا ارادہ ظاہر کیا تھا تا کہ ملکی قرضوں کی عرصیت کے خاکے کی طوالت بڑھائی جاسکے۔

<sup>17</sup> قومی بچت اسکیموں پر منافع کی شرحیں عام طور پر پی آئی بی کی انہی میعادوں سے منسلک ہوتی ہیں، جن میں نومبر 2014ء سے کمی کارخانہ ہے۔

<sup>18</sup> پی ایس بیز پر بے صرف منافع کی شرحیں دیگر بچت اسکیموں سے زیادہ ہیں بلکہ پی ایس بیز میں سرمایہ کاری کو وہ ہولڈنگ ٹیکس اور زکوٰۃ سے بھی استثناء حاصل ہے جس سے ان سرمایہ کاریوں پر مؤثر منافع کی شرحیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

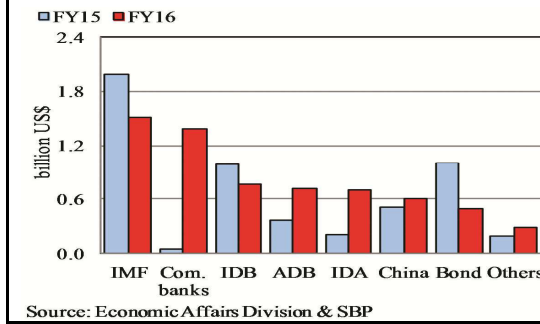
جدول 4.10: سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

ارب ڈالر

	بہاؤ					حجم	
	مئی 16ء			جولائی تا مارچ		مارچ 16ء	جون 15ء
	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مئی 16ء	مئی 15ء		
سرکاری بیرونی قرضہ	1.7	1.4	0.9	4.1	-2.3	58.7	54.7
حکومتی قرضہ	1.1	1.0	0.5	2.6	-2.9	49.5	46.9
جس میں							
پیرس کلب	0.6	-0.2	0.1	0.6	-2.0	12.2	11.7
کثیر فریقی	0.4	0.6	-0.1	0.9	-2.6	25.2	24.3
دیگر دوطرفہ	0.0	0.2	-0.1	0.2	0.3	4.1	3.9
یورو/سکوک بانڈز	-0.5	0.0	0.5	0.0	1.0	4.6	4.6
نمٹل قرضے	0.4	0.4	-0.2	0.6	0.1	0.9	0.3
آئی ایم ایف	0.6	0.4	0.4	1.5	0.7	5.6	4.1
زرمبادلہ کے واجبات	0.0	-0.1	0.0	-0.1	-0.2	3.6	3.7

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 4.5: خام قرضوں کی تقسیم (جولائی تا مارچ)



Source: Economic Affairs Division & SBP

سرکاری بیرونی قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضے 4.1 ارب ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر مارچ 2016ء تک 58.7 ارب ڈالر ہو گئے (جدول 4.10)۔ حکومت کے بیرونی قرضے کی خاصی واپسی کے باوجود مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضہ میں باز قدر پیمانی نقصانات کے سبب 1.0 ارب ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔<sup>19</sup> عالمی مالی

اداروں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم کے باوجود آئی ایم ایف سے رقوم کی وصولی اور نمٹل قرض دہندگان سے حکومتی قرض گیری نے بھی اس مدت کے دوران ملک کے سرکاری قرضوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔<sup>20</sup>

<sup>19</sup> دیگر کرنسیوں میں جاپانی ین، ایس ڈی آر اور یورو کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی سے بیرونی قرضوں اور واجبات میں بالترتیب 225.0، 602.5 اور 151.0 ملین ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔

<sup>20</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں قرضوں کی مجموعی تقسیم (علاوہ نمٹل قرضہ جات) مالی سال 16ء کے لیے بجٹ میں مختص کردہ رقوم کی آمد کا صرف 41.8 فیصد تھی۔ بجٹ میں مختص رقوم کی تقسیم میں تاخیر کی وجہ سے حکومت نے اس مدت کے دوران نجی قرض دہندگان سے قلیل مدتی قرضے لیے تھے۔

## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.11: بیرونی قرض کی واپسی (جولائی تا مارچ) ملین ڈالر			
تبدیلی	م 16ء	م 15ء	
حکومتی قرض	877.1	2,736.4	1,859.4
جس میں			
پیرس کلب	3.5	256.8	253.3
کثیر فریقی	28.5	1,138.4	1,109.9
دیگر دوطرفہ	33.7	321.7	288.1
یورو/اسکوک بانڈ	554.4	717.0	162.5
کمرشل قرضہ جات	208.3	215.0	6.7
آئی ایم ایف	-980.7	89.0	1,069.8
بیرونی واجبات	-15.6	57.0	72.6
کل	-119.3	2,882.5	3,001.8
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

تقسیم  
جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران بیرونی قرضوں کی خام تقسیم بڑھ کر 6.5 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 5.3 ارب ڈالر تھی۔ پہلی سہ ماہی کے دوران جاری کردہ یورو بانڈ کے علاوہ حکومت کو بیرونی قرض دہندگان سے بھی خاصی رقم موصول ہوئی تھیں۔ ان میں آئی ایم ایف سے 1.5 ارب ڈالر، کمرشل قرض دہندگان سے 1.4 ارب ڈالر، ایشیائی ترقیاتی بینک سے 0.6 ارب ڈالر اور چین سے بھی 0.6 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے (شکل 4.5)۔

### بیرونی قرضوں کی واپسی

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 119.3 ملین ڈالر کی دیکھی گئی (جدول 4.11)۔ اس کا اہم سبب آئی ایم ایف کو کم ادائیگی تھی جبکہ اس مدت کے دوران حکومت کے بیرونی قرضوں کی واپسی میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔<sup>21</sup>

اس مدت کے دوران حکومتی قرض کی واپسی میں اضافے کا سبب 500 ملین ڈالر کے یورو بانڈ کی عرصیت کا مکمل ہونا اور 200 ملین ڈالر کے کمرشل قرضوں کی واپسی تھی۔

<sup>21</sup> مالی سال 15ء میں ایس بی اے کے تحت آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی جبکہ موجودہ ای ایف ایف پروگرام کے تحت واپسی مالی سال 18ء میں شروع ہوگی۔